وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ؟ وَنَرْوِكَ من الماء الْبَارِدِ؟ ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ	روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں نعمتوں کے متعلق بندے سے پہلا سوال جو ہوگا وہ یہ کہ اس سے کہا جاوے گا ۱ کہ کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت نہیں بخشی اور کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہیں کیا ۲ (ترمذی)

۱ یعنی دوسری نعمتوں کے مقابلہ میں ان نعمتوں کا حساب پہلے ہوگا لہذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں کہ پہلے نماز کا حساب ہوگا یا پہلے ناحق خون کا حساب ہوگا اولیت بہت قسم کی ہے۔

۲ معلوم ہوا کہ دنیاوی نعمتوں میں سب سے اعلیٰ نعمت تندرستی ہے کہ تمام نعمتیں اس کے ذریعہ استعمال ہوتی ہیں، پھر ٹھنڈا پانی اس کی قدر موسم گرما کے روزوں میں معلوم ہوتی ہے، پانی خود نعمت ہے، ٹھنڈا پانی نعمت پر نعمت ہے۔

[43]- 5197 وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ؟ ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ	روایت ہے حضرت ابن مسعود سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرمایا قیامت کے دن انسان کے قدم نہ ہٹیں گے حتی کہ اس سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال کیا جاوے گا ۱ اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں خرچ کی اور اس کی جوانی کے متعلق کہ کاہے میں گزاری ۲ اس کے مال کے متعلق کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا ۳ اور اس میں عمل کیا کیا جو جانا ۴ (ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

۱ یعنی قیامت کے دن پانچ چیزوں کا حساب دیئے بغیر انسان بارگاہِ الٰہی سے نہیں ہٹ سکتا، ان پانچوں میں اگر رہ گیا تو سزا کا مستحق ہوا اگر ان سے نکل گیا تو جنت میں پہنچے گا۔

۲ اگرچہ عمر میں جوانی بھی آگئی تھی مگر چونکہ جوانی میں نیک و بداعمال زیادہ کیے جاسکتے ہیں کہ اس وقت ساری قوتیں اپنے کمال پر ہوتی ہیں اس لیے جوانی کے متعلق خاص سوال ہوگا، اسی لیے حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ جو جوانی میں عبادت کرے وہ عرش الٰہی کے سایہ میں ہوگا کہ اسے قیامت کے میدان کی گرمی نہ پہنچے گی، جوانی کی عبادت بڑی قدر کی چیز ہے۔ شعر

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں — جب بڑھاپا آگیا کچھ بات بن پڑتی نہیں

ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہوچکی — یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آگئی

۳؎ یعنی مال کے متعلق دو سوال ہوں گے : ایک یہ کہ کہاں سے حاصل کیا حلال ذریعہ سے یا حرام سے ، کس مقام پر خرچ کیا ،طاعت میں یا معصیت میں ۔ مبارک ہے وہ مال جو اچھی راہ سے آوے اور اچھی راہ پر خرچ ہو جاوے۔ اگر بارش کا پانی پر نالہ سے نہ نکالے جاوے تو چھت توڑ دیتا ہے۔

۴؎ ابن عساکر نے حضرت ابوالدرداء سے روایت کی کہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے قیامت میں سوال ہوگا کہ تم عالم تھے یا نرے جاہل ،اگر تم نے کہا کہ میں عالم تھا تو حکم ہوگا کہ اپنے علم پر عمل کیا کیا؟ اور اگر تم نے کہا کہ جاہل تھا تو فرمایا جاوے گا کہ تم جاہل کیوں رہے؟ تمہیں کیا عذر تھا۔ علم سے مراد علم دین ہے لہٰذا انسان کو چاہیے کہ علم دین سیکھے اور نیک عمل کرے۔

نماز کا حکم

بِسمِ اللهِ و الحَمدُ لِلّٰہِ وَحدَہُ و الصَّلاۃُ و السَّلامُ عَلیٰ مَن لا نَبیَّ بَعدَہُ

اللہ کے نام سے آغاز ہے اور تمام سچی تعریف صرف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو اُس پر جِس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

السلام علیکم و رحمۃُ اللہ و برکاتہ،

رسول اللہ صلی علیہ و علی آلہ وسلم نے اپنی اُمت کو حکم فرمایا))) مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِى الْمَضَاجِعِ ::: **جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو اُنہیں نماز پڑھنے کا حکم دو، اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز (نہ پڑھنے پر اُن کی پٹائی کرو، اور اُن کے بستر الگ الگ کر دو** ((((سُنن ابو داؤد / حدیث / 495 کتاب الصلاۃ / باب 26 مَتَى يُؤمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ، سُنن ابو داؤد / حدیث / 409 کتاب الصلاۃ / باب 187 مَا جَاءَ مَتَى يُؤمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ، اِمام الالبانی رحمہُ اللہ نے دونوں روایات کو " حِسنٌ صحیح " قرار دِیا،

اِس کے علاوہ یہ حدیث شریف اِلفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ ، مُسند احمد ، اور سنن الدار قطنی میں بھی مروی ہے ،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے اِس مذکورہ بالا حکم کے مُطابق مُسلمانوں میں سے ہر ایک ماں اور باپ اپنی اولاد کو نماز سِکھانے ، اور پڑھانے کا ذمہ دار ہے، حتیٰ کہ اگر بچہ یا بچی دس سال کے ہو جانے کے بعد نماز میں کوتاہی کریں تو اُنہیں اِسلامی حُدود میں رہتے ہوئے مارنے کا حکم دِیا گیا،

اگر کوئی بچہ یا بچی کسی بھی غلط تربیت ، یا غلط خیالات و اِفکار کی وجہ سے نماز پڑھنے میں کوتاہی کرتا ہے، تو والدین کی جان صرف

اُس غلط تربیت، یا غلط خیالات و افکار کو کوسنے سے ادا نہیں ہو جائے گی،

بلکہ اُنکی ذمہ داری میں یہ اِضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اُس غلطی کے بارے میں اچھے، نرم، اور مدلل انداز میں سمجھائیں، ایسے انداز میں جِس کے ذریعے اُن کی اولاد کو یہ احساس ہو تا رہے کہ والدین اُس کی بھلائی اور خیر کے لیے ہی اُسے یہ سب کچھ سمجھا رہے ہیں،

اور، مزید یہ کہ، اِس حدیث شریف سے مُراد صِرف نماز کی تعلیم و تربیت ہی نہیں، بلکہ عقیدے اور مُعاشرت سے متعلقہ تمام تر بنیادی اِسلامی احکام کی تعلیم اور تربیت بھی ہے، نماز کا ذِکر اِس لیے فرمایا گیا کہ نماز بدنی عبادات میں سب سے اَہم اور مُستقل طور پر ادا کیے جانے والا فریضہ ہے،

پس اپنی ذمہ داریوں میں ادائیگی کی کوتاہی کو دُوسروں کی غلطیوں کے پردے میں چھپانے کی کوشش کرنے کی بجائے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی کوشش کرنا یقیناً خیر والا ہے،

جب تک اِسلامی تعلیم اور تربیت گھر سے میسر نہیں ہو گی، اچھے مُسلمان کی شخصیت سازی کی بنیاد مُیسر نہیں ہو گی، اور جہاں اچھی مُسلم شخصیات ناپید ہوں گئی، تو،،، بلا شک وہاں کوئی صالح مُعاشرہ قائم نہیں ہو سکتا،

اللہ تعالیٰ کی سُنّت کے خِلاف، حکومتیں حاصل کرنے کے بعد، قوت اور اختیارات حاصل کرنے کے بعد، زور زبردستی کے ذریعے صالح مُعاشرہ بنانے کے زعم میں مُبتلا لوگوں نے اِسلامی مُعاشرے کو سوائے تفرقہ بازی اور نفرتوں کے اور کچھ نہیں دِیا،

)))فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ::: **لہذا آپ ہر گز بھی، اللہ کی سُنّت میں کوئی تبدیلی نہیں پاسکتے، اور ہر گز بھی اللہ کی سُنّت کے متوازی کچھ اور نہیں پاسکتے** (((سُورت فاطر (35)/ آیت 43،

یاد رکھیے، اللہ پاک کی سُنّت کے خِلاف اپنایا گیا کوئی بھی راستہ، کوئی بھی منہج و مسلک، کوئی بھی سوچ و فِکر، کوئی بھی منطق و فسلفہ دُنیا اور آخرت کے نُقصان کے عِلاوہ کچھ اور لانے والا نہیں،

اور اللہ تعالیٰ کی سُنّت یہ نہیں کہ پہلے اپنے اِیمان والے بندوں کو حکومتیں دے، اور پھر اپنا دِین نافذ کرنے کا حکم دے،

بلکہ اللہ تعالیٰ کی سُنّت اپنے ایمان والے بندوں کو ایمان لاتے ہی، اپنے اور اپنے اِرد گرد والوں پر اللہ کی تابع فرمانی کا حکم دینا ہے، اور یہی اُس کے ہاں مطلوب و مقبول ہے، اور یہی اُس کا مقرر کردہ طریقہ ہے کِسی صالح مُعاشرے اور نظام کو وجود میں لانے کا،

)))يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ :::اے اِیمان لانے والو، اپنی جانوں کو اور اپنے اھل خانہ و خاندان کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن اِنسان اور پتھر ہیں، اور اُس آگ پر ایسے نگران مقرر ہیں جو بہت ہی سخت دِل اور تُند خُو ہیں، جو کچھ اللہ اُنہیں حکم دیتا ہے اُس کی نافرمانی نہیں کرتے (((سُورت التحریم (66) / آیت 6،

اور اپنے خلیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو بھی یہی منھج عطاء فرمایا،

)))وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ :::اور (اے محمد) اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈراؤ (((سُورت الشُعراء (26) / آیت 214

اور اِسی منھج پر اُنہوں نے کام کیا، اور اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم پر مُشتمل ایسا صالح مُعاشرہ اور نظام قائم فرما دِیا جس کی نظیر اِنسانی تاریخ میں نہیں ملتی اور نہ مل سکتی ہے،

اِسی طرح اور صِرف اِسی طرح نیکو کار افراد مہیا ہوتے ہیں، جن کی کثرت سے صالح مُعاشرہ وجود میں آتا ہے، اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ خود ہی اُن میں سے اُن کے لیے صالح قیادت بھی مہیا فرماتا ہے، جو اللہ کے دِین کو سارے مُعاشرے میں نافذ کرنے والی ہوتی ہے، اور نیک لوگوں کی کثرت کی وجہ سے دِین کا نفاذ آسان اور دیرپا ہو جاتا ہے،

یہی اللہ تعالیٰ کی سُنت ہے، جِس میں تبدیلی کی قطعا کوئی گنجائش ہی نہیں،

پس، اپنے بچوں کی، اور اپنے اھل خانہ و خاندان، اور اِرد گرد والوں کی تربیت ہم سب کی ذمہ داری ہے، نہ کہ کسی نظام کی، جب تک ہم اپنی ذمہ داری کسی اور کے سر مَنڈھ کر اُسے قصوروار ٹھہراتے رہیں گے، اِصلاح کا نہیں فساد کا سبب بنتے رہیں گے، اور جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی سُنّت کے مُطابق، اُسی کے دیے ہوئے منھج کے مُطابق اپنی، اپنے بچوں، اپنے اھل خانہ و خاندان اور اپنے قریب والوں کی تعلیم و تربیت نہیں کرتے، خیر پانے اور پھیلانے کی بجائے شر پانے اور پھیلانے والے ہو جانے کے زیادہ قریب رہیں گے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق جاننے، ماننے، اپنانے اور اُسی پر عمل پیرا رہنے کی توفیق عطاء فرمائے،